سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰتِ

یہ مکی سورتوں میں سے ہے تین رکوع اور ساٹھ آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۲۳ حٰمٓ ۲۶ ۱۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ﴿۱﴾
فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ﴿۲﴾
فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ﴿۳﴾
فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ﴿۴﴾
اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾
وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾
وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُکِ ﴿۷﴾
اِنَّکُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ﴿۸﴾
یُّؤۡفَکُ عَنۡہُ مَنۡ اُفِکَ ﴿۹﴾
قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ ﴿۱۰﴾
الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ غَمۡرَۃٍ سَاہُوۡنَ ﴿۱۱﴾
یَسۡـَٔلُوۡنَ اَیَّانَ یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۱۲﴾
یَوۡمَ ہُمۡ عَلَی النَّارِ یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۱۳﴾
ذُوۡقُوۡا فِتۡنَتَکُمۡ ؕ ہٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ
بِہٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۴﴾
اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۱۵﴾
اٰخِذِیۡنَ مَاۤ اٰتٰىہُمۡ رَبُّہُمۡ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا
قَبۡلَ ذٰلِکَ مُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۶﴾
کَانُوۡا قَلِیۡلًا مِّنَ الَّیۡلِ مَا یَہۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾
وَ بِالۡاَسۡحَارِ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
بکھیرنے والیوں کی قسم جو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں ﴿۱﴾
پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں ﴿۲﴾
پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں ﴿۳﴾
پھر چیزیں تقسیم کرتی ہیں ف۲۷۲ ﴿۴﴾
کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہے ﴿۵﴾
اور انصاف (کا دن) ضرور واقع ہوگا ﴿۶﴾
اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں ﴿۷﴾
کہ (اے اہل مکہ) تم ایک متناقض بات میں (پڑے ہوئے) ہو ف۲۷۳ ﴿۸﴾
اس سے وہی پھرتا ہے جو (خدا کی طرف سے) پھیرا جائے ﴿۹﴾
اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں ﴿۱۰﴾
جو بےخبری میں بھولے ہوئے ہیں ﴿۱۱﴾
پوچھتے ہیں کہ جزا کا دن کب ہوگا؟ ﴿۱۲﴾
اس دن (ہوگا) جب ان کو آگ میں عذاب دیا جائے گا ﴿۱۳﴾
اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔ یہ وہی ہے جس کے لئے تم
جلدی مچایا کرتے تھے ﴿۱۴﴾
بیشک پرہیزگار بہشتوں اور چشموں میں (عیش کر رہے) ہوں گے ﴿۱۵﴾
(اور) جو جو نعمتیں ان کا پروردگار انہیں دیتا ہوگا ان کو
لے رہے ہوں گے۔ بےشک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرتے تھے ﴿۱۶﴾
رات کے تھوڑے سے حصے میں سوتے تھے ﴿۱۷﴾
اور اوقات سحر میں بخشش مانگا کرتے تھے ﴿۱۸﴾

THE WINNOWING WINDS

Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By those that winnow with a winnowing,
2. And those that bear the burden (of the rain),
3. And those that glide with ease (upon the sea),
4. And those who distribute (blessings) by command,
5. Lo! that wherewith ye are threatened is indeed true,
6. And lo! the judgement will indeed befall,
7. By the heaven full of path:
8. Lo! ye, forsooth, are of various opinions (concerning the truth).
9. He is make to turn away from it who is (himself) averse.
10. Accursed be the conjecturers
11. Who are careless in an abyss!
12. They ask: When is the Day of Judgement?
13. (It is) the day when they will be tormented at the Fire,
14. (And it will be said unto them): Taste your torment (which ye inflicted). This is what ye sought to hasten.
15. Lo! those who keep from evil will dwell amid gardens and watersprings,
16. Taking that which their Lord giveth them; for lo! aforetime they were doers of good;
17. They used to sleep but little of the night,
18. And ere the dawning of each day would seek forgiveness.

وَفِیٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾
وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿٢٠﴾
وَفِیٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾
وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾
فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ
مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾

اور اُنکے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا ہے ﴿١٩﴾
اور یقین کرنے والوں کیلئے زمین میں (بہت سی) نشانیاں ہیں ﴿٢٠﴾
اور خود تمہارے نفوس میں۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ ﴿٢١﴾
اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں ہے ﴿٢٢﴾
تو آسمانوں اور زمین کے مالک کی قسم یہ (اُسی طرح) قابلِ یقین
ہے جس طرح تم بات کرتے ہو ﴿٢٣﴾

19. And in their wealth the beggar and the outcast had due share.
20. And in the earth are portents for those whose faith is sure,
21. And (also) in yourselves. Can ye then not see?
22. And in the heaven is your providence and that which ye are promised;
23. And by the Lord of the heavens and the earth, it is the truth even as (it is true) that ye speak.

اسرار و معارف

قسم ہے ان ہواؤں کی جو گرد اڑاتی ہیں اور ان بادلوں کی جو پانی کا بوجھ اٹھائے پھرتے ہیں اور ان سواریوں کی جو سبک رفتار ہیں اور ان فرشتوں کی جو اللہ کے حکم سے ہر شئے تقسیم کرتے ہیں۔ قسم سے مراد گواہی اور شہادت ہے کہ یہ نظام اور اس کا صد فیصد درست ہونا اور ہمیشہ ہمیشہ بغیر کسی نقص و کوتاہی کے رواں دواں رہنا جیسے خشک ہوائیں جو گرد اڑاتی پھرتی ہیں مگر ساتھ پانی کو بخارات بنا کر بھی اڑا دیتی ہیں۔ وہ بخارات خوبصورت بادلوں میں ڈھل رہے ہیں اور پھر بارش برس کر انسانی رزق کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اسی طرح زمین ہوا اور سطح آب پر سبک رفتار سواریاں جو لوگوں کے حصولِ مقصد کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اگر ان سب میں چھینا جھپٹی سے کچھ ملتا تو کچھ لوگ لوٹ کر ڈھیر لگا لیتے جبکہ دوسروں کو سر رزق بھی ہاتھ نہ آتا مگر وہ فرشتے جو بارش کا ہر قطرہ رزق کا ہر دانہ عمر صحت عقل شعور شکل قد بیٹا بیٹی صحت و بیماری ہر ہر شئے اللہ کے حکم سے جہاں اللہ پہنچانا چاہتا ہے پہنچا رہے ہیں اور ایک ایسا نظام جس کی بنیاد ہی عدل و انصاف پر ہے اور ہر ایک کو جو کچھ مل رہا ہے عین انصاف ہے اور وہ اسی کا مستحق ہے یہ اس بات پر گواہ ہے کہ جب غیر اختیاری امور میں اس قدر انصاف ہو رہا ہے تو انسان کو جن امور پر اختیار دیا گیا ہے اس میں کسی کو ایمان نصیب ہوا اور کسی نے کفر اختیار کیا ایک نے اطاعت کی جبکہ دوسرے نے نافرمانی کی اور ظلم کیا تو اس میں انصاف نہ ہو گا ضرور ہو گا اور یہ سب کچھ اور سارا نظام اس کی گواہی دے رہا ہے کہ تم سے جو قیامت کا وعدہ ہے وہ سچا ہے اور روزِ جزا ضرور برپا ہو گا۔ قسم ہے اس آسمان کی جس میں فرشتوں کے چلنے کی راہیں ہیں یعنی ملائکہ کا آنا جانا اور آسمان میں نامۂ اعمال کا رکھنا کہ تم

اس بارے میں مختلف رائے رکھتے ہو کہ کچھ لوگوں کو ایمان نصیب ہوتا ہے جبکہ دوسرے اختلاف کر کے کفر میں مبتلا ہوتے ہیں اور کفر میں وہی لوگ مبتلا ہوتے ہیں جن سے ان گناہوں کے سبب ایمان کی توفیق چھن جاتی ہے۔ تباہی ہو ایسے غلط اندازے لگانے والوں کی جو اللہ کی یاد سے غافل اور راہِ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں کہ وہ انصاف کا دن اور قیامت کب ہوگی یہ اس روز ہوگی جب انہیں آگ میں جھونکا جائے گا اور کہا جائے گا لو اب اپنی شرارتوں کے انجام کا مزہ چکھو تمہیں جلدی تھی کہ قیامت کب ہو آج وہ واقع ہوگئی جبکہ یہی لمحہ جو کفار کے لیے باعث ذلت و رسوائی ہوگا اللہ کے نیک بندوں کے لیے راحت کی گھڑی ثابت ہوگا کہ باغات اور چشموں سے سجائی ہوئی جنت میں داخل ہوں گے اور جو نعمتیں اللہ نے وہاں ان کے لیے رکھی ہیں حاصل کریں گے یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں خلوصِ دل سے اتباع شریعت کرنے والے تھے وہ راتوں کو خوابِ غفلت میں نہ گنواتے بلکہ اُٹھ اُٹھ کر اللہ کی عبادت کرتے تھے اور سحری کو استغفار کیا کرتے تھے یعنی رات کی عبادت پہ نازاں نہ ہوتے تھے بلکہ یہ احساس رکھتے تھے کہ ان کی عبادت اس بارگاہِ عالی کے لائق نہیں اور اپنی کمزوریوں پہ بخشش اور عفو و درگذر کے طالب ہوتے تھے اور ان کے مال میں سے ایسے غریب جو سوال کرتے یا وہ لوگ بھی جو محتاج تو تھے مگر سوال کرنے سے بچتے تھے اور یوں محروم رہتے ہیں ان سب کو ملتا تھا اور وہ اس انداز سے مال خرچ کرتے تھے کہ ان غرباء پر کوئی احسان نہ جتاتے بلکہ ان کا حق سمجھ کر انہیں پہنچاتے اور یوں سبکدوش ہوتے تھے یعنی مال و زر کی محبت کے اسیر نہ تھے بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔ اور زمین میں اہلِ ایمان کے لیے بے شمار دلائل ہیں کہ جس قدر انسانی عقل کو تحقیقات پہ دسترس ہوتی ہے اللہ کی عظمت کا احساس اور بڑھ جاتا ہے کہ کس طرح سے ہر آنے والے کا رزق اس میں محفوظ ہے اس کے موسم ماحول اور فضا ہر جگہ ہر مزاج کے مطابق ہیں یا کس طرح سے ذرات اور ایٹم اشیاء کا روپ دھارتے ہیں اور سبزہ درخت پھل پھول چشمے اور دریا وجود پاتے ہیں اسی طرح خود تمہارے وجود کے اندر اس کی عظمت کے نشان موجود ہیں ایک ایک انسانی وجود پورے نظامِ عالم کی مائیکرو ہے اور عالم اصغر کہا گیا ہے کس طرح اس کے منتشر اجزاء خوراک بن کر وجود کا حصہ بن رہے ہیں کس طرح لوگ اپنی باری پہ آتے اپنا رزق لیتے اور چلے جاتے ہیں کس طرح ایک قطرہ انسانی قالب میں ڈھلتا ہے اور کس طرح مختلف

شکلیں استعداد عمر قوت اور صحت تقسیم ہو رہے ہیں۔ یہ سارا نظام اور اس کی باقاعدگی کیا یومِ جزا اور انصاف کے دن کا تقاضا نہیں کرتی تمہیں ایسا نظر نہیں آتا یعنی یقیناً کرتی ہے۔ اور یہ بھی جان لو کہ یہ مال و زر اور رزق روزی بھی آسمانی فیصلوں کے مطابق ہی ہر ایک کو ملتی ہے انسان کے بس میں تو ایمان یعنی ماننا اور نہ ماننا ہے اور وہ ذریعہ جائز اپناتا ہے یا غلط اور بس ملتا وہی ہے جو اللہ کے حکم سے اس کو نصیب ہوتا ہے اور اعمال کی جزا کے فیصلے بھی اسی کے فیصلوں کے تابع ہیں اور ارض و سما کے نظام کو بنانے اور چلانے والے کی قدرتِ کاملہ اور عظمت اس بات کی گواہ ہے کہ سب کچھ واقع ہو گا یہ ایک ایسی سچائی ہے جیسے تم خود بات کرتے ہو تمہیں اپنے بات کرنے کا یقین ہوتا ہے ایسے ہی اس کا وقوع یقینی ہے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۲۴ تا ۳۰ حٰمٓ $\frac{۲۶}{۱۸}$

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿۲۴﴾
إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿۲۵﴾
فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿۲۶﴾
فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۲۷﴾
فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿۲۸﴾
فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿۲۹﴾
قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۳۰﴾

بھلا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ ﴿۲۴﴾
جب وہ اُن کے پاس آئے تو سلام کہا۔ انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا (دیکھا تو) ایسے لوگ کہ نہ جان پہچان ﴿۲۵﴾
تو اپنے گھر جا کر ایک (بھنا ہوا) موٹا بچھڑا لائے ﴿۲۶﴾
(اور کھانے کیلئے) انکے آگے رکھ دیا۔ کہنے لگے کہ آپ تناول کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۲۷﴾
اور دل میں اُن سے خوف معلوم کیا۔ انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے اور اُن کو ایک دانشمند لڑکے کی بشارت بھی سُنائی ﴿۲۸﴾
تو ابراہیم کی بیوی چلاتی آئیں اور اپنا مُنہ پیٹ کر کہنے لگیں کہ (اے ہے ایک تو) بڑھیا اور (دوسرے) بانجھ ﴿۲۹﴾
انہوں نے کہا (ہاں) تمہارے پروردگار نے یُوں ہی فرمایا ہے۔ وہ بے شک صاحبِ حکمت (اور) خبردار ہے ﴿۳۰﴾

24. Hath the story of Abraham's honoured guests reached thee (O Muhammad)?
25. When they came in unto him and said: Peace! he answered, Peace! (and thought folk unknown (to me).
26. Then he went apart unto his housefolk so that they brought a fatted calf;
27. And he set it before them, saying: Will ye not eat?
28. Then he conceived a fear of them. They said: Fear not! and gave him tidings of (the birth of) a wise son.
29. Then his wife came forward, making moan, and smote her face, and cried: A barren old woman!
30. They said: Even so saith thy Lord. Lo! He is the Wise, the Knower.

اسرار و معارف

اس کے عجائبات قدرت کا ظہور دنیا میں بھی تو ہوتا ہے جو گواہی دیتا ہے کہ وہ جو چاہے کرے جیسے

آپ تک ابراہیم علیہ السّلام کے مہمانوں کی بات پہنچی اور آپ کو سنائی گئی کہ چند مہمان ان کے پاس پہنچے جن کی انہوں نے بہت عزت کی جب انہوں نے ان پر سلام کہا تو ابراہیم علیہ السلام نے بڑے تپاک سے انہیں سلام کا جواب دیا اور فرمایا پہچانا نہیں آپ لوگوں سے پہلے تعارف نہیں اور انہیں بٹھا کر چپکے سے اہل خانہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک بچھڑا تل کر لے آئے جو اس وقت ان کے پاس بہترین خوراک تھی پیش کر دی یعنی جہاں انہیں بٹھایا تھا وہاں لا کر رکھ دی اور فرمایا حسبِ خواہش کچھ تو لیجیے مگر جب انہوں نے کھانے کو ہاتھ نہ بڑھایا تو وہاں کے دستور کے مطابق ان سے خطرہ محسوس کرنے لگے کہ مبادا کوئی دشمن ہوں کہ یہ لوگ دشمن کے ہاں سے کھاتے نہ تھے تب انہوں نے بتایا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں ہم فرشتے ہیں انسانی روپ میں اور آپ کے پاس اس لیے رکے ہیں کہ اللہ کے حکم سے آپ کو ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری دینا تھی جو صاحبِ علم یعنی نبی ہو گا کہ حقیقی عالم انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں اور خلق ان کی خوشہ چیں۔ اس میں آدابِ میزبانی بھی ارشاد ہوئے اور یہ بھی کہ اللہ کے بتانے سے ہی انبیاء علیہم السّلام جانتے ہیں۔ بیٹے کی بشارت سن کر اور یہ جان کر کہ باہر فرشتے ہی تو ہیں ان کی اہلیہ حضرت سارہؓ جو اس وقت ساتھ تھیں باہر آ گئیں اور ماتھے پر ہاتھ مار کر جو اظہارِ حیرت کے لیے تھا بولیں کیا بیٹا ہو گا کہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں اور ہمیشہ سے بانجھ ہوں جوانی میں بھی اولاد نہ ہو سکی۔ اس وقت سیدنا ابراہیم علیہ السّلام کی عمر سو برس اور حضرت سارہ کی ننانوے (۹۹) سال تھی تو فرشتوں نے کہا کہ آپ کے پروردگار نے یہی بات بتانے کا حکم دیا ہے اور وہ بہت دانا بھی ہے اور صاحبِ حکمت بھی۔

رکوع نمبر ۲   آیات ۳۱ تا ۴۶   قال فما خطبکم ۲۷/۱

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ — ابراہیم نے کہا کہ فرشتو! تمہارا مدعا کیا ہے؟ ﴿۳۱﴾

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ — انہوں نے کہا کہ ہم گنہگاروں کی طرف بھیجے گئے ہیں ﴿۳۲﴾

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ — تاکہ ان پر کھنگر برسائیں ﴿۳۳﴾

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ — جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کیلئے تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کر دیے گئے ہیں ﴿۳۴﴾

31. (Abraham) said: And (afterward) what is your errand, O ye sent (from Allah)?
32. They said: Lo! we are sent unto a guilty folk,
33. That we may send upon them stones of clay,
34. Marked by thy Lord for (the destruction of) the wanton.

فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (٣٥)

تو وہاں جتنے مومن تھے اُن کو ہم نے نکال لیا (٣٥)

35. Then We brought forth such believers as were there.

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ (٣٦)

اور اُس میں ایک گھر کے سوا مُسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا (٣٦)

36. But We found there but one house of those surrendered[1] (to Allah).

وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (٣٧)

اور جو لوگ عذاب الیم سے ڈرتے ہیں اُن کے لئے وہاں نشانی چھوڑ دی (٣٧)

37. And We left behind therein a portent for those who fear a painful doom.

وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ (٣٨)

اور موسیٰ (کے حال) میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے اُنکو فرعون کی طرف کُھلا ہُوا معجزہ دے کر بھیجا (٣٨)

38. And in Moses (too, there is a portent) when We sent him unto Pharaoh with clear warrant,

فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ (٣٩)

تو اُس نے اپنی قوت (کے گھمنڈ) پر منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ (٣٩)

39. But he withdrew (confiding) in his might, and said: A wizard or a madman.

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ (٤٠)

تو ہم نے اُس کو اور اُس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور اُن کو دریا میں پھینک دیا اور وہ کام ہی قابلِ ملامت کرتا تھا (٤٠)

40. So We seized him and his hosts and flung them in the sea, for he was reprobate.

وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ (٤١)

اور عاد (کی قوم کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے اُن پر نامبارک ہوا چلائی (٤١)

41. And in (the tribe of) 'Aad (there is a portent) when We sent the fatal wind against them.

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ (٤٢)

وہ جس چیز پر چلتی اُس کو ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی (٤٢)

42. It spared naught that it reached, but made it (all) as dust.

وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ (٤٣)

اور (قوم) ثمود (کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب اُن سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اُٹھا لو (٤٣)

43. And in (the tribe of) Thamûd (there is a portent) when it was told them: Take your ease awhile.

فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ (٤٤)

تو اُنہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی سو اُن کو کڑک نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے (٤٤)

44. But they rebelled against their Lord's decree, and so the thunderbolt overtook them even while they gazed;

فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ (٤٥)

پھر وہ نہ تو اُٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ مقابلہ کر سکتے تھے (٤٥)

45. And they were unable to rise up, nor could they help themselves.

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ (٤٦)

اور اس سے پہلے (ہم) نوح کی قوم کو ہلاک کر چکے تھے، بے شک وہ نافرمان لوگ تھے (٤٦)

46. And the folk of Noah aforetime. Lo! they were licentious folk.

اسرار و معارف

تب ابراہیم علیہ السّلام نے پوچھا کہ تمہارے آنے کا اہم مقصد کیا ہے کس بات کو یہاں ٹھہرے تو آگے کہاں اور کس کام سے جانا ہے تب انہوں نے ساری بات عرض کر دی کہ ہم قوم لُوط علیہ السّلام پر عذاب واقع کرنے جا رہے ہیں جو گناہ گار اور مجرم ہیں یعنی جُرم و گناہ ان کی سرشت میں داخل ہو چکا ہے ہمیں حکم ہُوا ہے

کہ اُن پر مٹی سے بنے ہُوئے وہ کنکر پتھر برسائیں جو ان حد سے گزرنے والوں کے لیے آپ کے پروردگار نے مقرر کر رکھے ہیں کہ ہر آدمی کے لیے اس کے نام کا پتھر گرتا اور وہ جدھر جاتا اس کے پیچھے جاتا اور جب لگتا تو چُور چُور کر دیتا اس ہلاکت سے ہم نے مسلمانوں کو محفوظ رکھا جو بہت کم تھے کہ اس ایک گھر کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی اور گھر تو تھا ہی نہیں اور انہیں برباد کر کے آنے والی نسلوں کے لیے جو ان میں سے عذابِ الٰہی سے ڈرنے والے ہیں عبرت کا نشان بنا دیا۔ ایسے ہی دلائل موسیٰ علیہ السّلام کے واقعہ میں ہیں جب انہیں فرعون کے پاس واضح دلائل اور معجزات عطا کر کے بھیجا گیا تو فرعون نے اپنی طاقت کے گھمنڈ پر رُوگردانی اختیار کی اور انہیں کبھی جادوگر کہا اور کبھی کہا کہ دیوانہ ہے پھر ہم نے اسے پکڑا اور ذلیل کر کے غرق کر دیا یا غرق ہو کر رُسوا ہوا ایسے ہی قوم عاد کا حال ہے کہ نافرمانی کی تو اللہ نے بلاخیز طوفان بھیج دیا جس نے کچھ باقی نہ چھوڑا اور ہر شے تباہ و برباد کر دی۔ یہی حال قوم ثمود کا ہُوا جنہیں ایک وقت تک مہلت دی گئی کہ اللہ کے جہاں کو برت لو مگر انہوں نے اپنے پالنے والے کی اطاعت نہ کی تو ان پر دیکھتی آنکھوں بجلی کی کڑک پڑی اور تباہ ہو گئے پھر نہ اٹھے اور نہ مقابلہ کی جرأت ہو سکی ان سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم کا یہی حشر ہوا وہ بھی بہت نافرمان لوگ تھے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۴۷ تا ۶۰ — قال فما خطبکم ۲۷/۲

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾
فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ۚ
وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ
لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ۚ
كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ۚ

اور آسمانوں کو ہم ہی نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کو سب مقدور ہے ﴿۴۷﴾
اور زمین کو ہم ہی نے بچھایا تو دیکھو ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں ﴿۴۸﴾
اور ہر چیز کی ہم نے دو قسمیں بنائیں تاکہ تم
نصیحت پکڑو ﴿۴۹﴾
تو تم لوگ خدا کی طرف بھاگ چلو میں اُس کی طرف سے
تم کو صریح رستہ بتانے والا ہوں ﴿۵۰﴾
اور خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف
سے تم کو صریح رستہ بتانے والا ہوں ﴿۵۱﴾
اسی طرح ان سے پہلے لوگوں کے پاس جو پیغمبر آتا وہ
اس کو جادوگر یا دیوانہ کہتے ﴿۵۲﴾

47. We have built the heaven with might, and We it is Who make the vast extent (thereof).

48. And the earth have We laid out, how gracious is the Spreader (thereof)!

49. And all things We have created by pairs, that haply ye may reflect.

50. Therefore flee unto Allah; lo! I[2] am a plain warner unto you from Him.

51. And set not any other god along with Allah; lo! I am a plain warner unto you from Him.

52. Even so there came no messenger unto those before them but they said : A wizard or a madman !

53. Have they handed down (the saying) as an heirloom one unto another? Nay, but they are froward folk.

54. So withdraw from them (O Muhammad), for thou art in no wise blameworthy.

55. And warn, for warning profiteth believers.

56. I created the jinn and humankind only that they might worship Me.

57. I seek no livelihood from them, nor do I ask that they should feed Me.

58. Lo! Allah! He it is Who giveth livelihood, the Lord of Unbreakable might.

59. And lo! for those who (now) do wrong there is an evil day like unto the evil day (which came for) their likes (of old); so let them not ask Me to hasten on (that day).

60. And woe unto those who disbelieve, from (that) their day which they are promised.

--o--

أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٥٣﴾
کیا یہ لوگ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے آئے ہیں بلکہ یہ شریر لوگ ہیں ﴿٥٣﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾
تو ان سے اعراض کرو تم کو (ہماری طرف سے) ملامت نہ ہوگی ﴿٥٤﴾

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾
اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے ﴿٥٥﴾

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾
اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں ﴿٥٦﴾

مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ
أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾
میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے
(کھانا) کھلائیں ﴿٥٧﴾

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾
خدا ہی تو رزق دینے والا زور آور (اور) مضبوط ہے ﴿٥٨﴾

فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ
أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾
کچھ شک نہیں کہ ان ظالموں کیلئے بھی (عذاب کی) نوبت مقرر ہے جس طرح
انکے ساتھیوں کی نوبت تھی تو انکو مجھ سے (عذاب) جلدی نہیں طلب کرنا چاہئے ﴿٥٩﴾

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي
يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾
جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اُس سے
اُن کے لئے خرابی ہے ﴿٦٠﴾

اسرار و معارف

اور ہم نے آسمان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا یعنی اس میں کا ہر وصف ہمارا عطا کیا ہوا ہے اور ہم نے زمین کو انسانوں کے رہنے بسنے کے لیے تیار کر دیا اور ہم نے کس قدر کمالات اور اوصاف اس میں سمو دیئے کہ ہر انسانی ضرورت کا خزانہ بنی ہوئی ہے پھر بقائے نسل کا نظام اس کی باریکیاں ہر شئے کے جوڑے جوڑے نر و مادہ کے مختلف اوصاف اور ان سے نسلوں کا بڑھنا یہ سب باتیں اے انسان تمہارے لیے ہیں کہ تم نصیحت حاصل کرو اور عظمتِ باری کا اعتراف کرو۔ بھاگو نافرمانی شیطان اور نفس کے فریبوں سے اللہ کی طرف کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) تمہیں نافرمانی کے نتائجِ بد سے واضح طور پہ آگاہ کر رہا ہوں اور بر وقت کر رہا ہوں اور کبھی بھی اللہ کے ساتھ کسی کو معبود مت بناؤ یہ سارا کچھ اس کی واحدانیت پہ گواہ ہے اور میں اسی کی طرف سے مبعوث ہو کر تمہیں شرک کی برائی سے مطلع کر رہا ہوں اسی طرح جس طرح پہلے لوگوں کے پاس اللہ کے رسول آئے تو بدبختوں نے انہیں کبھی جادوگر کہا اور کبھی پاگل پن کا الزام دیا اور آج کے کافروں کا رویہ بھی ایسا ہے جیسے پہلے کافر انہیں وصیت

کرمرے ہوں کہ یہ جواب دینا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے وصیت نہیں کی۔ یہ بھی ان ہی گناہوں میں مبتلا ہیں اور ویسے ہی سرکش ہیں جیسے وہ تھے تو ان کے کلام میں بھی مطابقت ہے آپ ان کی پرواہ مت کیجیے کہ آپ نے اللہ کا دین ان تک پہنچا دیا اور آپ نصیحت فرماتے رہیے کہ آپ کا فرض منصبی صرف اتنا ہے آگے ان کے قبول نہ کرنے کا الزام خود ان پر ہے کہ نصیحت سے فائدہ تو یقیناً ایمان قبول کرنے والوں کو اور ان کو ہو گا جو پہلے سے ایمان پر ہیں منکر اور کافر پہ تو حجت ہی تمام ہو گی کہ ہم نے جنّات اور انسانوں کو اپنی عظمت کا اقرار کر کے اپنی اطاعت کے لیے پیدا فرمایا ہے یعنی ان کا مقصد تخلیق یہ ہے اور سب کو اس کی فطری استعداد عطا کی گئی ہے مگر تکوینی طور پر اور مجبوراً نہیں بلکہ اس استعداد کے ساتھ انہیں آزادی ہے کہ اس کی قوت کو استعمال کرتے ہیں یا انکار کر کے ضائع کرتے ہیں یہی حال ان کے تمام کاموں کا ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی اطاعت کرتے ہیں یا نہیں ورنہ اللہ کو ان سے کسی کام میں مدد حاصل کرنے کی احتیاج نہیں کہ جس طرح کسی آقا کو غلاموں سے کمائی اور حصولِ رزق کی اُمید ہوتی ہے اللہ تو خود ساری نعمتیں بانٹنے والا اور نہایت طاقت والا ہے کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں اور ہر شے ہر بات میں اس کی محتاج ہے۔ اس کے باوجود بھی جو لوگ کفر اختیار کرتے ہیں تو پہلے کافروں کی طرح وہ بھی اپنی باری پہ اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔ اس میں بے شک جلدی نہ کریں کہ ان کا انجام کوئی اچھا نہ ہو گا بلکہ تباہی اور حسرت ہو گی کافروں کو اس روز جس کا وعدہ کیا گیا ہے یعنی روزِ قیامت کو۔

بحمد اللہ سورہ ذاریات تمام ہوئی